سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ (الا ضمیمہ درس قرآن شریف)

چگونم باتو گرآئی چہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ضمیمہ درس قرآن شریف | (پیشگی چار روپے)

جلد ۹ | مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ - جنوری ۱۹۱۰ء مطابق ۲۳ پوہ سمت ۶۶ | نمبر ۱۱

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اسلامی لیکچروں کا سلسلہ

تمہید جیسا کہ گذشتہ اخبارات سے ناظرین معلوم کر چکے ہیں۔ یسوعی صاحبان کے ان لیکچروں کے جواب میں جو ہیں انہوں نے ابتدائے دسمبر میں دین پاک اسلام پر بے جا حملے کئے تھے - ۲۹ دسمبر کو لاہور احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں شاندار جلسوں کا سلسلہ شروع ہوا جس کا پروگرام اگرچہ تین روز رکھا گیا تھا۔ مگر بعض لیکچراروں کے مضامین اپنے اوقات پر ختم نہ ہو سکنے کے سبب ایک دن اور بڑھایا گیا۔ میدان جلسہ پر شامیانے لگائے گئے تھے اور سامعین کے واسطے کرسیان اور دریان بچھائی گئی تھیں۔ موسم بالکل صاف رہا اور چاروں دن جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوتا رہا۔

افتتاح جلسہ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے سب سے پہلے قرآن شریف کی چند آیات تبرکاً پڑھیں۔ پھر صدر جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا۔ اور فرمایا کہ یہ تقریریں دفاعی ہیں۔ عیسائیوں اور آریوں نے اپنے جلسوں میں اسلام پر حملے کئے تھے۔ ان کا جواب دینے کے واسطے ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں اس کے بعد سب سے اول خواجہ صاحب موصوف کے ہمشیرہ زادہ نے جو کوئی دس بارہ سال کا ہو۔ کرسی پر کھڑے ہو کر پڑھے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔ ؎

اپنے قدموں پہ نہ ہونے دیا قربان تم نے
ہند میں چھوڑ دیا کر کے مسلمان تو نے

خدا اس شعر کے بنانے والے جوان اور پڑھنے والے بچے کی عمروں میں برکت ڈالے کہ بچے کے منہ سے نکلے ہوئی اس کا دلکش مضمون سوزیانہ مذاق سامعین کے دلوں پر ایسا اثر کرنے والا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہتیروں کا عشق ان کی پُر آب آنکھوں کی شہادت پیش کرنے لگا۔

الحمد للہ اس کے بعد سب سے پہلی تقریر حضرت مولوی صدر الدین صاحب کی ہوئی۔ تقریر کیا تھی۔ سورہ فاتحہ کی پہلی آیات کی تفسیر تھی خداوند تعالیٰ کی عجیب و غریب قدرتوں کا ایسا نقشہ لیکچرار نے کھینچا اور انسانی کھوپری کے بے انتہا اسرار کو علوم جدیدہ کی ایک جھلک سے ایسا نمایاں کیا۔ سیاروں اور ستاروں اور نباتات اور جمادات کی صنعت کا فوٹو ایسی خوبصورتی سے پبلک کے سامنے پیش کیا کہ صنع اللہ الذی اتقن کل شئی کی پرمعارف تفسیر سامعین کے دلوں پر لکھی گئی۔ ٹیلیگرام اور ٹیلیفون کی خبر رسانی کی مثال قدرت پیش کر کے الہامی مدرسہ کے پراسپکٹس کو اس صفائی سے پڑھ دیا کہ بہتیروں کے دل للچا گئے ہوں گے کہ اس مدرسہ میں داخل ہو کر آسمانی تار برقی کے ریسیو کرنے کے قابل تار بابو بن جاویں۔ اور بالآخر ان تمام نعمائے الٰہی کی طرف اشارہ کر کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فیضان الٰہی سے بخشش کی ہیں۔ اس عمدگی سے الحمد للہ کا لفظ آنحضرت کے مونہہ سے قرآن شریف کے ابتدا میں نکلتا ہوا پیش کیا کہ بے اختیار سامعین بھی وجد میں آ کر الحمد للہ بول اٹھے۔ کہ اس رب العالمین نے ہمیں مولوی صدر دین صاحب جیسا واعظ عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ مبارک ہیں وہ بچے جو ایسے عارف قرآن کی ہیڈ ماسٹری کے ماتحت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ایک لطیفہ یہ سب تقریریں انشاء اللہ کتابی صورتوں میں علیحدہ چھپکر شائع ہوں گی۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا نہ مناسب اور نہ اتنی گنجائش۔ لیکن ایک لطیفہ جو لیکچرار موصوف نے الوہیت یسوع کے متعلق بیان کیا وہ میں اس جگہ لکھ دیتا ہوں فرمایا کہ ایک سید صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کے بھائی ہیں۔ سائل متعجب ہوا کہ کیا فرماتے ہیں۔ آخر انہوں نے اس کی وجہ بتلائی کہ پادری صاحبان کہتے ہیں کہ یسوع صاحب خدا کے بیٹے تھے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ یسوع صاحب بنی اسرائیل تھے اب ہم بنی اسمٰعیل ہیں اور اسماعیل اور اسرائیل بھائی تھے۔ پس ہم یسوع کے چچا اور اس کے معزز باپ کے بھائی ہیں۔

ابطال کفارہ اس کے بعد دوسری تقریر ابطال کفارہ پر ہوئی جس میں کفارہ کے باطل ہونے پر تیرہ عقلی دلیلیں پیش کی گئی ہیں اور پھر دس نقلی دلیلیں پیش کی گئیں۔ موجودہ بائیبل کے حصہ توریت میں سے ثابت کیا گیا کہ تمام انبیاء کفارہ کے برخلاف وعظ کرتے آئے۔ یسوع صاحب کے اپنے اقوال سے ثابت کیا گیا کہ مسئلہ کفارہ اس غریب کے وہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ تاریخی شہادت سے ظاہر کیا گیا کہ اگر کفارہ درست ہوتا۔ تو کوئی تو دنیا میں یسوع صاحب کو آسمان پر چڑھتے دیکھتا۔ اور اس باطل عقیدہ کا بانی سنت پولوس ثابت کیا گیا اور پھر دکھایا گیا کہ اسلام نے نجات اور شفاعت کا کیا ذریعہ پیش کیا ہے۔ میں کیا کہوں۔ کہ اس تقریر کا پبلک پر کیا اثر ہوا۔ سامعین نے بعد تقریر ہر طرف سے لیکچرار کو مبارکباد دی۔

(باقی)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین پروپرائٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا)

کاتبہ محمد حسین احمدی

کہ اس لیکچر سے مسئلہ کفارہ پر ایسی گولہ باری کی ہے کہ وہ بیخ و بن سے اکھڑ گیا ہے۔ یسوعی صاحبان بھی لیکچر سے بہت گھبرائے ہوئے تھے انہوں نے ایک لیکچر اس کے جواب میں دینے کے واسطے فوراً تجویز کی۔ اس لیکچر کے بعد مولوی سرور شاہ صاحب کا لیکچر تھا مگر چونکہ یہ لیکچر اپنے وقت پر ختم نہ ہو سکا۔ اور سامعین ایسی دلچسپی سے اس کے سننے کی طرف متوجہ تھے کہ ناظمان جلسہ نے مناسب نہ سمجھا کہ اس کو درمیان میں بند کریں۔ اس واسطے دوسرا وقت بھی اسی لیکچر میں لگ گیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کا لیکچر ایک اور دن پر رکھا گیا۔

نجات

دوسرے دن حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی تقریر مسئلہ نجات پر شروع ہوئی یہ تقریر نہائت ہی مدلل اور معارف سے پُر تھی۔ سامعین اس سے بہت ہی محظوظ ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب نے یسوعی صاحبان کی بہت سی غلطیوں اور غلط فہمیوں کو جو کہ انہیں مسئلہ نجات کے متعلق ہو رہی ہیں۔ دور کر دیا ہے۔ مثلاً یہ عقیدہ کہ انسان گنہگار ہی پیدا ہوتا ہے انہوں نے بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر ختم نہ ہو سکی۔ اور نماز جمعہ کا وقت آ گیا جس کے بعد جناب خواجہ صاحب کا لیکچر تھا۔ اس واسطے یہ تقریر نامکمل رہی۔ بلکہ اس کا شائد تیسرا حصہ صرف پبلک سُن چکی اور پھر زیادہ افسوس یہ ہے کہ چوتھے دن بھی اس تقریر کا بقیہ سنایا نہ جا سکا۔ کیونکہ چوتھے دن کی پہلی تقریر ہی اس قدر وقت لے گئی کہ صاحبزادہ کی تقریر کے واسطے کافی وقت نہ بچا۔ اور اس کا کچھ حصہ ادھوری حالت میں سنانا مناسب نہ سمجھا گیا۔ امید ہے کہ سامعین کی اس پیاس کو بجھانے کے واسطے اس تقریر کے تمام و کمال چھاپنے کے واسطے کوشش کی جاوے گی۔ ہاں اتنا کہنا اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس تقریر کی کچھ جھلک پڑھنے والوں کو صاحبزادہ کے مضمون نجات سے سورت مل سکے گی جو رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ہے۔ ناظرین اُسے خرید کر ضرور مطالعہ فرماویں۔

قرآن کریم اور وید مقدس

بعد ادائگی نماز جمعہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا مضمون شروع ہُوا خواجہ صاحب نے نہائت فصاحت اور خوش اسلوبی سے اس زمانہ کے تمام جہان کا نقشہ کھینچا۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھا۔ اور اس طرح قرآن شریف اور آن حضرت کی ضرورت کو ثابت کیا خواجہ صاحب اپنے دلائل کے بیان میں وید کی بہت سی شرتیوں کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اور آرین لٹریچر کے متعلق اپنے وسیع معلومات سے پبلک کو اس قدر فائدہ پہنچایا کہ اختتام تقریر پر پریزیڈنٹ صاحب نے انہیں پنڈت کا خطاب عطا کیا۔ اگرچہ وقت مقررہ ۴ بجے پر ختم ہونے کا تھا تاہم خواجہ صاحب کی تقریر ایسی مؤثر اور دلچسپ تھی کہ سامعین سورج کے غروب ہونے کے قریب تک سب بیٹھے رہے تا کہ لیکچر کو پورا سُن سکیں۔ اسی طرح دوسرے دن کی کارروائی بھی بخیر و خوبی ختم ہو گئی۔

جناب مسیح اور حضرت سرورِ عالم

تیسرے دن یعنی ۳۱ دسمبر کو سب سے اول میر حامد شاہ صاحب نے قرآن شریف پڑھا اور ایک دردناک لہجہ میں ایک نظم پڑھ کر سامعین کو اسلام کی طرف متوجہ کیا اور اس کے بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اپنا مضمون شروع کیا۔ جس میں انہوں نے بائبل کے حوالجات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالمقابل کیا پوزیشن ہے۔ یسوع صاحب کی جو چار خصوصیتیں۔ یعنے پیدائش ...... کلام اور موت بیان کئے جاتے ہیں ہر ایک پر مفصل بحث کی اور ثابت کیا کہ بائبل کی رو سے جناب مسیح میں کوئی ایسی خصوصیت نہ تھی جو اوروں میں نہ ہو۔ مثلاً پیدائش کے متعلق بائبل سے دکھایا کہ ایک شخص ملک صدق نام بھی بے باپ اور بے ماں پیدا ہُوا تھا۔ اس لحاظ سے وہ یسوع صاحب سے بڑھ کر رہا۔ اس تقریر نے سامعین کو بہت ہی خوش کیا۔ مگر افسوس ہے کہ یہ مضمون بھی ختم نہ ہو سکا۔ اور اس کے واسطے چوتھے دن میں ایک حصہ مقرر کیا گیا۔

قرآن کریم و دیگر کتب سماوی

بعد نماز ظہر پھر خواجہ صاحب نے تقریر کا دوسرا حصہ شروع کیا۔ خواجہ صاحب نے شاکت مت کا ذکر کیا۔ جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہندوستان میں پھیلا ہُوا تھا۔ اتھروَن وید میں جوا کھیلنے اور عورت کو قابو کرنے کے منتر سنائے پھر رگوید کے دس الفاظ سنسکرت میں پڑھ کر انہیں موجودہ پنجابی زبان کے ساتھ ملا کر دکھایا کہ رگ وید کی زبان کیا ہے۔ فرمایا کہ وید مقدس الہامی کتاب ہے مگر شریروں کی دست بُرد نے اسے ایسا ...... کر دیا کہ خراب شدہ پانی کی طرف وہ پھر آسمان پر بھاپ بن کر اُڑ جاوے اور اس طرح دوبارہ صاف ہو کر پھر آسمان سے نازل ہو۔ خواجہ صاحب نے سلسلہ حقہ احمدیہ کے اصول بھی اپنے مذہب کے الفاظ میں بیان کر کے دکھایا کہ کسی اسلامی اصل میں مسلمانوں کے ساتھ ہمارا اختلاف نہیں ہے اس تقریر نے ناظرین پر بہت ہی بڑا اثر کیا اور باوجود اختتام وقت کے سورج کے غروب ہونے تک سامعین بڑی خوشی سے اس لیکچر کو سننے کے واسطے بیٹھے رہے۔ اس طرح تیسرا دن بھی بخیر و خوبی ختم ہُوا۔

آنحضرت صلعم کی سوانح کا ایک ورق

چوتھے دن سب سے اول جناب شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسنِ اخلاق پر ایک لطیف مضمون پڑھا مگر افسوس کہ وقت اس کے واسطے بہت کم تھا۔

معراج اسلامی

اس کے بعد حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے معراج اسلامی پر ایک لطیف تقریر کی۔ اور یسوعیوں کے فلاسفر پادری جوالا سنگھ کی منطق کا راز بھی پبلک پر افشا کر دیا۔ مولوی صاحب موصوف کے منطقی دلائل ایسے تھے کہ اگر پادری صاحب سُن پاتے۔ تو امید تھی کہ بہت فائدہ اٹھاتے۔

فضیلت نبی کریم صلعم

بعد نماز ظہر پھر حضرت مولوی محمد علی صاحب نے اپنی بقیہ تقریر کی جس میں انہوں نے قرآن شریف کی صریح آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت جمیع انبیاء پر ثابت کر دی۔ آنحضرت صلعم کی پہلی زندگی کو بطور دلیل کے پیش کیا کہ وہ کیسی پاکیزہ تھی۔ اور کہ مخفی نہ تھی۔ یہ تقریر بہت ہی مؤثر ہوئی اور صدر جلسہ نے سچ فرمایا کہ یہ ایک بیش قیمت موتیوں کی لڑی تھی۔

آخری تقریر

آخر میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک مختصر تقریر میں اس وقت غیر احمدیوں کی خدمت میں اسلامی عقائد کا ذکر کر کے غیر احمدیوں سے سوال کیا کہ وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے آپ ہم سے متنفر ہوتے ہیں اور دکھایا کہ احمدؑ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہم لوگ کیا کچھ بن گئے ہیں اور بعد دُعا جلسے کو ختم کیا۔

انتظام

باہر سے مختلف مقامات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے جن کی تعداد ۳۰۰ سے کم نہ ہوگی اور جلسہ میں سامعین کی تعداد قریباً ۲۰۰۰ تک پہونچ جاتی تھی۔ باہر سے آنے والے دوستوں میں سب سے زیادہ سیالکوٹ کے معزز احباب تھے۔ اور تمام دوستوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام اتنے روز جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے خرچ سے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور ان جلسوں کو موجب ہدائت خلق کرے۔ آمین۔

انجمن شبان المسلمین شملہ

کا تیسرا سالانہ جلسہ جامع مسجد شملہ میں ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوا جس میں ایک لکچر عاجز راقم کا بھی اس مضمون پر تھا کہ ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہیں کیونکہ میں انجمن مذکور کا بھی ممبر ہوں جب پروگرام چھپ کر شائع ہو گیا تو بعض مسلمانوں نے مخالفت برپا کر دی کہ کسی احمدی کا لکچر مسجد میں نہیں ہونا چاہیئے اور ایک تحریر پر دستخط لینے شروع کر دئے انجمن اہم حصے لینے والے ہمارے پرانے رفیق بابو عبدالقادر تھے جنہوں نے جناب خواجہ صاحب کے لکچروں کے بعد ایک دو مولویوں سے حضرت امام علیہ السلام کے خلاف وعظ کرائے تھے جن کی کیفیت ناظرین بدر کو معلوم ہو چکی ہے۔ لوگ جانتے تھے کہ حضرت صاحب کی تعلیم کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا جائیگا۔ مگر مخالفت اس وجہ سے تھی کہ احمدیوں کی کلام میں اثر ہوتا ہے اور خواہ یہ لوگ عام طرز کی ہی گو کریں۔ تاہم اس میں ایک کشش ہوتی ہے اور عوام الناس میں ان کی طرف ایک میلان پیدا ہو جاتا ہے۔ بہرحال قدرے رد و کد کے بعد فیصلہ ہوا کہ کوئی مضائقہ نہیں غرض لکچر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ لوگوں نے توجہ سے سنا اور خاص طور پسند کیا بلکہ مولوی ضیاء الحق صاحب نے جو آرمی ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں۔ حد سے زیادہ تعریف کی اور بڑی الحاح سے التجا کی کہ مجھے اس کی ایک ...... کاپی ضرور دی جاوے۔ علاوہ ازین بابو عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ انجنیئر نے اور صاحبزادہ ہز ہائی نس نواب ٹونک نے جو نصف حصہ لکچر میں صدر بھی تھے۔ خاص طور پر عاجز کے سامنے پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس کے ضمن میں بطور تحدیث نعمت یہ بات بھی قابل بیان ہے۔ ہم نے اس دن ظہر اور عصر کی نماز باجماعت علیحدہ مسجد ہی میں ادا کی۔

(برکت علی سیکرٹری انجمن احمدیہ شملہ)

مکتوبات خلیفۃ المسیح

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کسی عورت کا اپنے شوہر سے پہلی عورت کا طلاق شرط کرنا عام طور پر شرع اسلام میں ناپسند ہے خاص طور پر فطرۃً جب ایک عورت دوسری بی بی کو پسند نہ کرسکے تو اس عورت کو اختیار ہے خود طلاق لے لے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ خدا کے بندے ہوکر رسول کی اُمت ہوکر لوگ زنا جھوٹ شراب خوری۔ فریب اور دغا سے باز نہیں آتے۔ احمدی کیونکر ان کو روک سکتا ہے۔ میرے نزدیک تو ایسے معاہدات سرے سے بُرے ہیں۔ احمدی کرے یا غیر احمدی کرے۔ نام سے کیا بنتا ہے جب کام اچھے نہ ہوں۔ والسلام۔ نور الدین - ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۰ع

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وضو کی آیت کریمہ اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین پر عملدرآمد کرنا فرض الٰہیہ ہے اور حدیث شریف پر عمل درآمد کرنا اس سے کم پایہ پر سنت اور مستحب ہے۔

حدیث کے حکم کے مطابق ابتداء وضو میں ہاتھ دہونا اور آیۃ ... کے رو سے پہلے مونہہ کا دہونا اور ہاتھوں کا کہنیوں تک دہونا اور پاؤں کا ٹخنوں تک ملنا اور دہونا اور حدیث کے رو سے پاؤں پر پانی تین بار ڈالنا ثابت ہے۔

شیعہ لوگ بھی الفاظ قرآنی پر زیادتی کرتے ہیں جیسے کہ ابتدائے وضو میں ہاتھ دہوتے ہیں اور سر کے مسح کے واسطے پانی لیتے ہیں اور بعض وضو سے پہلے پاؤں دہو لیتے ہیں حالانکہ یہ سب قرآن شریف کے الفاظ پر زیادتی ہے۔ آپ ان سے پوچھیں کہ پہلے پہل ہاتھ آیت میں کہاں ہیں اور سر کے مسح کے لئے پانی سے ہاتھ تر کرنا اور مسح پاؤں کے لئے ہاتھ تر کرنا کہاں ہے۔ آپ میری بات پر بہت غور فرماویں۔ نور الدین ۳۰ اپریل

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حکم۔ حاکم کے تابع ہوتا ہے۔ اور علم معلوم کے تابع۔ جناب الٰہی کا علم بتاتا ہے کہ فرعون اور ابوجہل باوجود طاقت اور استطاعت کے خناس ہوئے اور خاتم النبیین کا انکار کریں گے۔ پس وہ سزا کے قابل ہیں آپ اگر تکلیف فرما کر ایک بار مجھ سے مل سکیں تو آپ کو بہ تفصیل عرض کروں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر بھی ایسے بہت ہیں جو جان و مال کو صرف آلٰہی رضامندی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ہزاروں عیسائی۔ یہودی اور ہندو ایسے موجود ہیں آپ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔

تو کار زمین را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی

کا معاملہ نظر آدین۔ والسلام۔ ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۹ع

المفتی

(۱) اگر توبہ کریں تو توبہ ہمیشہ قبول ہے (۲) چھاتی سینہ پر ہاتھ باندھنا صرف مسنون یا مستحب ہے اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے اور آثار میں یہی آیا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھتے تھے نماز آپ پوری پڑھا کریں (سوال یہ تھا کہ مجھے ہمیشہ ریل میں بوجہ ملازمت سفر رہتا ہے) (۳) جرابوں پر مسح جائز ہے۔

مناجاتِ ناصر

میں مشکلات میں ہوں مشکل کشا تو ہی ہے
محتاج ہوں میں تیرا حاجت روا تو ہی ہے
دکھ درد ہیں ہزاروں کس کس کا نام لوں میں
بندہ ہوں میں تو عاجز میرا خدا تو ہی ہے

بھیجے رسول تیرے بھیجی تری کتابیں
صدہا طبیب حاذق لاکھوں ہی ہیں دوائیں
کچھ بھی ہمیں تو آتا تجھ بن نظر نہیں ہے
تیرے سوا نہیں ہے معبود کوئی ہرگز
ماں باپ بھائی بہنیں بیوی ہو یا کہ بچے
جو تیرے پاس آیا اس نے ہی لطف پایا
جس نے نہ تجھ کو دیکھا ہے عقل کا وہ اندھا
جس خوش ادا پہ ہوتے قربان ہیں سب رنگیلے
ڈھب ہے تو تیرا ڈھب ہے اُمید ہے تو تجھ سے
جس دل کا تیرے غم میں ہوتا ہے خون پیارے
تیرے فقط کرم سے پاتا ہے کوئی تجھ کو
سب سے عظیم تو ہے اور سب سے تو ہے اعلٰے
لوگوں نے جو ہے سمجھا وہ تو نہیں ہے ہرگز
مومن ہیں تیرے شیدا اسمیں نہیں ذرا شک
ہے قرب تیرا دولت دوری تری فقیری
شاہوں کا شاہ تو ہے بیکس پناہ تو ہے
تو ہم کو ہے کھلاتا اور تو ہی ہے پلاتا
دُکھ درد سے رہائی دیتا ہے تو ہی ہم کو
ہے ابر تو ہی لاتا کرتا ہے تو ہی بارش
سامان زندگی کا تو نے دیا ہے ہم کو
تو پھول ہے کھلاتا اور پھل ہی ہے لگاتا
پُرعیب کل بشر ہیں بے عیب ذات تیری
ناصر کی کر مدد تو تیرا ہے نام ناصر
جب سرکشی سے بندے ہوتے ہیں تجھ سے باغی
رکھنے کے جو ہیں قابل رکھتا ہے انکو تو ہی
توبہ قبول کرنا تیرا ہی کام ہے بس
دل میں خیال نیکی آتا ہے جب ہمارے
بدیوں سے پھیر لاتا رہ ہم کو ہے دکھاتا
ہم ہیں فقیر تیرے تو ہے غنی ہمارا
اولاد و مال تو نے ہم کو دیا ہے بے شک
تو ہم کو پالتا ہے آفات ٹالتا ہے
تو منتیں ہماری کرتا نہیں ہے ضائع
پھنستے ہیں ہم الم میں پڑتے ہیں قید غم میں
تجھکو فنا نہیں ہے ہم کو بقا نہیں ہے
چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں بچے ہوں یا کہ بڈھے
تبدیل کر رہا ہے جنگل کو بستیوں میں
کر قوم پر ہماری الطاف یا الٰہی تو

سب گمرہوں کا لیکن اک رہنما تو ہی ہے
لیکن مرے پیارے دل کی دوا تو ہی ہے
پوشیدہ بھی تو ہی ہے اور برملا تو ہی ہے
قربان جسپہ دل ہیں وہ دلربا تو ہی ہے
ہیں چار دن کے ساتھی لیکن سدا تو ہی ہے
کل بے وفا ہے دنیا اک باوفا تو ہی ہے
آنکھوں کا نور تو ہے دل کا دیا تو ہی ہے
ہیں تیرے منہ کے صدقے وہ خوش ادا تو ہی ہے
ہے جلتے خوف تو ہی جائے رجا تو ہی ہے
انجام کار اس کا بس خون بہا تو ہی ہے
ہر چیز کی ہے قیمت اک بے بہا تو ہی ہے
ہر شے کی انتہا ہے بے انتہا تو ہی ہے
ہم مانتے ہیں تجھ کو بیشک خدا تو ہی ہے
کافر کے بھی تو دل کا بس مدعا تو ہی ہے
دل کو غنا ہو جس سے وہ کیمیا تو ہی ہے
ہے شاہ تو بناتا کرتا گدا تو ہی ہے
بیمار ہم جو ہوویں دیتا شفا تو ہی ہے
اور دور ہم سے کرتا ہر اک ایذا تو ہی ہے
اور بھیجتا جہان میں ٹھنڈی ہوا تو ہی ہے
کپڑے تو ہی پہناتا دیتا غذا تو ہی ہے
میوے ہمیں کھلاتا یہ بامزا تو ہی ہے
سب پُرخطا ہیں بندے اک بیخطا تو ہی ہے
منظور عاجزوں کی کرتا دعا تو ہی ہے
ان کی سزا کی خاطر لاتا وبا تو ہی ہے
جو ہیں فنا کے لائق کرتا فنا تو ہی ہے
تو ہے قریب ہم سے سنتا ندا تو ہی ہے
تو اس کا ہے محرک دیتا ندا تو ہی ہے
ہم کرتے ہیں بُرا ہی کرتا بھلا تو ہی ہے
ہم لیتے ہیں جو قرضہ کرتا ادا تو ہی ہے
احسان ہم پہ کرتا صبح و مسا تو ہی ہے
اور ہم سے دور کرتا ہر اک بلا تو ہی ہے
خدمات کا ہماری دیتا صلا تو ہی ہے
آخر مصیبتوں سے کرتا رہا تو ہی ہے
دیتا ہے زندگی تو کرتا فنا تو ہی ہے
جب چاہتا ہے ہم پر لاتا قضا تو ہی ہے
شہروں کے شہر دم میں کرتا صفا تو ہی ہے
تیرے ہی ہیں یہ بندے ان کا خدا تو ہی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

محاسن اسلام

نمبر ۱

ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی

کیسی مقدس ذات اور کیسا مقدس وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا کہ زندگی تو زندگی وفات کے بعد بھی تیرہ سو برس سے وہ حقائق و معارف اور وہ امور خارق عادت اور وہ نئی نئی صداقتیں آپ کے ارشادات اور آپ کے اقوال سے ظاہر و باہر ہو رہی ہیں کہ جن کا شمار طاقت سے باہر اور جن کی گنتی عقل سے بالا تر ہے۔ جتنے مذاہب باطلہ ہیں وہ ہمیشہ فلسفہ اور علم طبعیات اور تمام حقیقی علوم سے گھبراتے اور شکست خوردہ ثابت ہوئے ہیں اور جہاں کہیں ایسے علوم کی اشاعت ہوئی ہے وہاں ہمیشہ مذہب کے متعصب طرفداروں نے ایسے علوم کے استیصال پر وہ وہ کارروائیاں کی ہیں کہ الاماں ہمیں اس بات اور اس کے متعلق واقعات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے اور عیسائی پادریوں اور یونان کے متعصب مذہبی لوگوں کے کارنامے ہیں لمبے چوڑے دلائل دینے سے سبکدوش کرتے ہیں لیکن اسلام ہی ایک ایسا پاک مذہب ہے کہ بجائے اسکے کہ وہ فلسفہ وغیرہ علوم سے متناقض ہو اور ان کے مخالف ہو ہمیں ترغیب دیتا ہے کہ ہم ایسے علوم سے مستفید ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے اول افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض کیف سطحت - ان مذکورہ بالا آیتوں میں خدا تعالیٰ نے ہمیں چار علوم کے حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت

ترجمہ - پس کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح اس کی بناوٹ ہوئی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہم ایسے علوم پر تدبر کریں اور ایسے علوم سے مستفید ہوں جو کہ حیوانات کی بناوٹ اور اس کے متعلق تمام باتوں پر حاوی ہوں اونٹ کا ذکر بطور نمونہ کے ہے۔ پس ہم پر واجب ہے کہ اس آیت کے ارشاد کے مطابق جہاں تک ہو سکے۔ بناوٹ و ساخت حیوانات کے علوم حاصل کریں (جن سے کہ آجکل یورپ مستفید اور مالامال ہو رہا ہے)

دوم - و الی السماء کیف رفعت - ترجمہ - اور کیا انہوں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے - اس آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے نظام عالم پر توجہ دلائی ہے کہ کیوں نہیں آسمان کی طرف دیکھتے کہ وہ کس طرح اونچا کیا گیا - یعنے اس کی بناوٹ مقدار کشش اور آسمان کے متعلق اجرام یعنی سورج - چاند - سیارے - ستارے وغیرہ وغیرہ تمام نظام شمسی و قمری کا علم اور روشنی اور کشش اور حرارت اور برودت غرض ہزارہا علوم کی طرف اشارہ ہے کہ کیوں نہیں لوگ اس طرف توجہ کرتے بجائے اس کے کہ قرآن یا اسلام علم نظام عالم کا مخالف یا متناقض ہوتا خود تنبیہ فرماتا ہے کہ کیوں نہیں علم نظام عالم پر توجہ کرتے اور کیوں نہیں سیاروں - ستاروں کی گردشوں اور حرکات اور حوادثات کا مطالعہ کرتے - قرآن شریف تو فرماوے کہ تم سائنس پڑھو اور قوانین قدرت کا مطالعہ کرو۔ اور سلسلہ نظام عالم پر غور کرو۔ مگر مسلمان ہیں کہ ذرا کسی نے ایسی باتوں سے دلچسپی ظاہر کی بس اس پر کفر کا فتوےٰ لگ گیا مگر یہ نہیں دیکھتے کہ کافر وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کو پاؤں کے نیچے روندے نہ کہ وہ جو اس کے حکم سے اس کے افعال کا مشاہدہ کرے جس قوم پر ادبار آجاتا ہے ہر شے میں تنزل ہی تنزل ہوتا جاتا ہے وہ مہتم بالشان باتوں کو معمولی اور معمولی باتوں کو مہتم بالشان ہونے کا جامہ پہنا دیتے ہیں اور افسوس کہ یہی ادبار اور ذلت کی نشانی ہے حکم تو مسلمانوں کو ہوا کہ تم علم نظام کا مطالعہ کرو مگر عمل کریں یورپ والے

سوم - والی الجبال کیف نصبت - ترجمہ - اور کیوں نہیں دیکھتے پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح یہ زمین میں نصب کئے گئے ہیں - اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پتھروں اور پہاڑوں کے متعلق جو علوم ہیں اور جو حکمتیں ان سے وابستہ ہیں ان سے مسلمانوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پہاڑوں کے متعلق صدہا علوم ہیں کہیں تو پہاڑ کاٹنے کا علم ہے کہیں جواہرات نکالنے کا۔ کہیں آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے اور ان کے اسباب کے علوم ہیں اور کہیں پہاڑی نباتات اور پہاڑی جانوروں اور برف اور بادلوں کا علم ہے۔ غرض ہر ایک ایسی شے جس کا پہاڑ سے کوئی تعلق ہے سب پہاڑ کے متعلق ہے۔ اسی طرح زلزلوں کے متعلق علم بھی پہاڑ کے تحت میں آتا ہے صدہا اور ہزارہا علوم پہاڑوں سے وابستہ ہیں اگر انسان ان کو حاصل کرے اور ان کا مطالعہ کرے تو قطع نظر دنیاوی فوائد کے روحانی فوائد کے ایک سلسلہ کا وہ مورد ہو سکتا ہے مثلاً خدا کی قدرت پر ایک خاص ایمان آتا ہے - جب انسان سینکڑوں میل لمبے چوڑے قطعات اور پہاڑوں کے سلسلہ پر نظر دوڑاتا ہے اور ان کے مہیب نظارہ پر نظر کرکے خدا کی صنعت کی خوبی اور اس کی قدرت اظہر من الشمس دیکھتا ہے مگر اس علم میں مسلمان پیچھے رہ گئے ہیں تمام بڑے بڑے انجنیئر جو پہاڑ کے کاٹنے کے عالم ہوتے ہیں تمام یوروپین ہی ہوتے ہیں۔ کبھی کوئی مسلمان اس کام میں معتد بہ علم اور مہارت رکھتا ہوا نظر نہیں آیا - غرض پہاڑوں کے متعلق ہر قسم کے علوم سے مسلمان بے بہرہ ہیں۔ ہاں یورپ والے رات دن پہاڑوں کے کھودنے اور کاٹنے اور ان میں سوراخ کرنے راستہ بنانے اور ان کی نباتات کا مطالعہ کرنے اور ان کے چشموں کی سردی اور برودت اور صفائی کے حیرت انگیز کرشموں پر غور کرنے ان کے ندی نالوں دریاؤں کو توجہ سے دیکھنے اور ان کے عجیب عجیب قسم کے حیوانات اور اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے میوہ جات اور عمدہ سے عمدہ اشیاء سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہوئے ہیں مگر مسلمان ہیں کہ خواب غفلت میں پڑے سوتے ہیں - افسوس صد افسوس۔

چہارم - والی الارض کیف سطحت - ترجمہ - اور کیوں نہیں دیکھتے کہ کس طرح زمین بچھائی گئی - اس آیت میں ایک نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ لفظ کیف سطحت سے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے - فرماتا ہے - کہ کس طرح بچھائی گئی یعنے یہ بھی عظیم الشان قدرتوں سے ہے - زمین تو ہم نے بنائی گول - مگر جہاں دیکھو سطح والی نظر آتی ہے . . . . یعنی حاصل مطلب یہ ہے کہ زمین تو گول ہے - مگر ہماری قدرت کاملہ نے اسے اتنا بڑا جسم دیا کہ وہ ایک سطح کے رنگ میں ہو گئی اور لوگ اس پر کام کرنے کے لائق ہو گئے - اس آخری آیت میں خدا تعالیٰ نے مجموعی طور پر ہر قسم کے علم حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اوّل خود زمین کے متعلق کہ وہ کس مادہ سے بنی ہے - اور اس کے اجزا کیا کیا ہیں پھر اس کے اندرونی حالات اس کی مختلف کیفیتیں اس کے خواص اور ان تمام اشیاؤں کے خواص اور ان کی قوتیں جو زمین میں ہوتی ہیں - مثلاً نباتات کے متعلق ان کے موسموں کے متعلق - پودوں کے پیوند کے متعلق - پھولوں اور پھلوں میووں اور ادویات نباتاتی کے متعلق - ترکاریوں کے متعلق - زہروں کے متعلق - غرض نباتات کی صدہا مختلف شاخوں کے متعلق اسی طرح حیوانات حشرات الارض اڑنے والے - رینگنے والے - چوپائے - پانی میں رہنے والے جانوروں کے متعلق علم اور ان کے خواص اور ان کے فوائد - غرض حیوانات کی ہزارہا مختلف اقسام کے متعلق جو علوم ہیں وہ اس آیۃ کریمہ سے مراد ہیں - جمادات - سمندر اور سمندر کے عجائبات اور لاکھوں اشیا کا علم جو سمندر میں موجود ہیں ارض کے تحت میں ہے - کانیں اور دفینے اور سونے اور چاندی اور اور دھاتوں کے نکالنے کا بھی علم ارض کے ماتحت ہے - غرض میں کہاں تک بیان کروں کہ زمین کے متعلق کون کون سے علم ہیں نہ تو میں ان کی واقفیت رکھتا ہوں اور نہ ہی کوئی فرد بشر ان کا احاطہ کر سکتا ہے . . . . کیونکہ عجائب طلسمات اور ایجادات کا سلسلہ بڑی تیزی سے دنیا میں ترقی کر رہا ہے - غرض یہ آیت تمام علوم دنیاوی پر دلالت کرتی ہے اور سائنس اور فلسفہ اور علم طبعیات کے حاصل کرنیکا حکم دیتی ہے - پھر بھلا ایسے علوم کس طرح قرآن شریف یا اسلام کے متناقض قرار دئے جا سکتے ہیں - تمام مذاہب باطلہ خشک اور سوکھی لکڑی کی مانند ہیں جس کو فلسفہ کی بھسم کر دینے والی اور سائنس کی خاک کر دینے والی بجلی ہر وقت خطرہ میں ڈال رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے - جب کہ آگ لکڑی کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی - یا لکڑی والے خود لکڑی کو

پھینک دیں گے لیکن اسلام ایک تروتازہ و میوہ دار درخت کی مانند ہے۔ جس کو سائنس اور حقیقی فلسفہ کا پانی خوشنما بنا دیتا ہے اس سے میری یہ مراد نہیں کہ اسلام فلسفہ کا محتاج ہے یا اسے سائنس کی ضرورت ہے بلکہ میری مثال کا مطلب یہ ہے کہ سائنس کے نئے نئے تجارب اور نئے نئے علوم اپنی زبردست گواہیوں سے دن بدن اسلام کی صداقت کو بڑھا رہے ہیں (اللّٰھم زد فزد) وہ علوم اور وہ حکمتیں جو آج یورپ اور امریکہ والے ہزاروں حادثوں صدہا تکلیفوں اور برسوں کے تجربوں اور تحقیقاتوں سے بصد مشکل دریافت کرتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض مفید عام اور مفید بنی نوع انسان حکمتیں آج سے تیرہ سو برس پہلے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلیں۔ مجھے مثال دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایک دو باتیں ہوں تو آدمی مثال بھی دیدے۔ مگر جہاں لاکھوں کروڑوں کا حساب ہو وہاں مثال دینا بھی بے فائدہ ہے اور جو چیز اظہر من الشمس ہو اس کے متعلق لمبے چوڑے دلائل دینے بھی تحسین کے قابل نہیں۔ مگر اس خیال سے کہ شاید کوئی روح فائدہ اٹھا لیوے میں مختصر طور پر چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں۔ جن سے بطور مشتے نمونہ از خروارے کچھ نہ کچھ پتہ لگ جاویگا۔

(مثال اول) ملک جرمنی کا ایک عالم اور ڈاکٹر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھتا ہوا ایک عجیب بات لکھتا ہے۔ چنانچہ وہ اس طرح تحریر کرتا ہے۔

"میں ایک (حدیثوں کی) کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک حدیث میری نظر سے گزری۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسل سبعۃ مرات اولٰھن بالتراب۔ ترجمہ۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کہ جب چاٹ جائے کتا تم میں سے کسی کا برتن۔ پس چاہیئے کہ دھووے اس کو پانی سے سات دفعہ۔ اور جن میں سے ایک دفعہ مٹی سے دھوؤ جب میں نے اس حدیث کو پڑھا۔ تو میرے دل میں آیا کہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) تو بہت عظیم الشان آدمی گزرا ہے۔ لغو اور مہمل اور بے فائدہ بات کہنی اس کی شان کے شایان نہیں۔ برتن کو مٹی سے دھونے میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی پر از منفعت حکمت ہوگی۔ تب ہی تو ایسے بزرگ اور عظیم الشان مصلح نے تاکید فرمائی۔ اس بات کو دل میں رکھتے ہوئے میں نے مختلف قسم کی مٹیوں کو تجربہ میں لا کر اچھی طرح ان کے اجزاء کا امتحان کیا امتحان کے بعد جو میں نے نتیجہ نکالا وہ یہ تھا۔ کہ تمام مختلف الاقسام مٹیوں میں مشترکہ چیز جو ہر ایک قسم کی مٹی میں پائی جاتی ہے وہ نوشادر ہے۔ پھر میں نے نوشادر سے سگ گزیدوں کا علاج کیا۔ جس میں مجھے بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور میرے دل میں اس بات سے رسول عرب کی عظمت بیٹھ گئی"۔

یہ ہے وہ مثال جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔

اللہ اللہ کیا مطہر و منزہ وہ وجود تھا۔ جو آج تک اپنے روحانی فیضوں سے ہماری روحوں کی بیماریوں کو دھوتا چلا آیا بلکہ قیامت تک وہ پاک رسول دینا روحانی فیض پہنچاتا رہے گا (اللّٰھم صل علٰی محمد و بارک وسلم) ہماری روحیں قربان ہوں اُس پر۔ کیا ہی سرور اور خوشی اور سچا اطمینان ہماری روحوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن جیسے علوم سے بھرے ہوئے ملک میں ایک نہائت متبحر عالم اور فاضل ڈاکٹر جو ہر قسم کے طبی اور طبعیات کے علوم میں ماہر ہے۔ بڑی دقتوں سے اور بڑا سامان مہیا کر کے مدتوں میں ایک تجربہ کرتا ہے (وہ بھی حدیث کو دیکھ کر) کہ نوشادر کتے کے زہر کو دور کرتا ہے اور اس کا ازالہ کرتا ہے۔ لیکن ایک شخص ہے کہ عرب جیسے جاہل ملک میں رہنے والا نوشت و خواند سے ناآشنا جہالت کے زمانہ میں فرماتا ہے۔ جب کتا برتن چاٹ جاوے۔ تو ایک دفعہ مٹی سے دھویا کرو تا کہ کتے کے موہنہ کا اثر مٹی کے نوشادری اجزاء سے زائل ہو جاوے۔ سبحان اللہ! کیا عظیم الشان حکمت ہے اور کیا ہی مفید اور سہل علاج ہے۔ اگر آپ کے اقوال پر غور سے نظر کریں۔ تو ہر ہر لفظ حکمت سے بھرا ہوا نظر آتا ہے اور ہر ہر فقرہ بلاؤں سے بچنے کے لیئے ایک کاری حربہ ہے انسان کہاں تک بیان کرے عقلمندوں اور اہل حق کے نزدیک ایک مثال ہی کافی ہے اور اسلام کے خروار سے نمونہ کے طور پر ایک مُشت ہی کافی ہے۔ لیکن دنیا میں مختلف الطبائع لوگ ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو طرز دیکھ کر حق اور غیر حق کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ اور بعض کو ایک نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب ان کو کوئی نمونہ نظر آتا ہے تو وہ اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ایک ہی نمونہ یا ایک مثال کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ان کی طبیعت کچھ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ وہ معاملہ کو صفائی سے اور بالکل صاف طور پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے جو تیسری قسم کے لوگ ہیں ایک مثال کافی نہیں ہوتی۔ میں شاید اس ایک مثال پر ہی بس کرتا اگر مجھے تیسری قسم کے لوگوں کا خیال نہ آتا۔ اس لئے میں بجائے کسی اور مثال کے آج کل کے ایک نہائت عظیم الشان عالم قرآن کی فرمائی ہوئی ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں طاعون نے دس بارہ سال سے اڈا جما یا ہوا ہے اور ایک سخت خوفناک طور پر وباء عام کے رنگ میں برابر ہر سال غضب ڈہاتی ہے۔ یورپ کے حکماء علماء اور ڈاکٹروں نے بہت علاج تجویز کئے بہت گولیاں ایجاد کیں۔ بہت ٹیکے تیار کئے۔ مگر شارو کلا کسی طرح بھی تخفیف نہ ہوئی ایک ٹیکہ بھی تجویز کیا گیا اور فائدہ بھی اس سے ہُوا۔ مگر بہ سبب کسی قدر نقصان ہو جانے کے اور بسبب اطمینان کا علاج نہ ہونے کے اور بہ سبب تمام ڈاکٹروں کا پورا اتفاق نہ ہونے کے وہ بند کیا گیا لیکن پھر بھی کوشش برابر جاری رہی۔ حتے کہ یورپ اور امریکہ کے تمام ڈاکٹروں نے کلی اتفاق سے یہ بات پاس کی کہ طاعون کا اصل سبب چوہے ہیں اور اگر چوہے مروائے جاویں تو یہ وبا دور ہو جاوے گی۔ تمام ڈاکٹروں نے متفق ہو کر یہ بات پاس کی تھی۔ خود گورنمنٹ کی طرف سے ایک ٹریکٹ " وباء سے بچو " چھپا تھا۔ جو پنجاب کے مدرسوں کے تمام طلباء کو ایک ایک کاپی دیگئی تھی۔ اس میں صرف اسی بات پہ زور دیا گیا تھا کہ چوہے جہاں پاؤ۔ مار ڈالو اور یہ چوہے ہی طاعون کی جڑ ہیں۔ غرض کہ تمام ٹریکٹ کا یہی خلاصہ تھا اور ادہر یہ ٹریکٹ چھپا ادہر گورنمنٹ نے لاکھوں روپے کے خرچ سے مخلوق الٰہی کے آرام کے لئے لوہے کے پنجرے چوہوں کے پکڑنے کے لئے بنوائے .... اور شہر بشہر ان کو تقسیم کر دیا گیا۔ تا کہ لوگ ان سے اپنے مکانوں کے چوہے مار ڈالیں بلکہ گاؤں میں بھی لوگوں کو پنجرے دے گئے اور تاکیداً یہ حکم دیا گیا کہ چوہے مار ڈالو اب دیکھو کہ تمام دنیا کے ڈاکٹر ملکر بڑے بڑے تجارب کر کے ہزاروں تجربوں کے بعد مدتہائے دراز میں اس بات کا فتوے دیتے ہیں کہ جہاں چوہے ملیں مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بہت خوفناک چیز ہے ادھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اقوال پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو بخاری جیسی معتبر کتاب میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ خمسٌ من الدواب لا حرج من قتلھن الغراب والحدأۃ الفأرۃ والعقرب والکلب العقور۔ ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام باندھے ہوئے حج کرتے ہوئے مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ کوا۔ چیل۔ چوہا۔ بچھو اور باؤلا کتا۔ وہ پاک مقام یعنے مکہ جہاں گھاس کاٹنے کی اجازت نہیں۔ درخت کاٹنے کی اجازت نہیں۔ اور پھر وہ مقدس ایام احرام کے جن دنوں میں حج ہوتا ہے اور پھر یہ کہ پاک مقام مکہ میں اور خاص اُن دنوں میں جبکہ حاجی کو ایک جُوں مارنی بھی منع اور بال کٹوانے منع۔ شکار کرنا منع سلا ہوا کپڑا پہننا منع درخت کاٹنا منع گھاس کاٹنا منع ہو ایسے مقدّس مقام پر پھر ایسے پاک ایام میں ایک حاجی کو جس کو جُوں مارنی بھی منع ہے ایک چوہا مل جاتا ہے کیا اس کو چھوڑ دے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہے کہ چوہا جہاں ملے مار ڈالو اگر احرام باندہا بھی ہو۔ تو بھی بے شک مار ڈالو۔ کیونکہ یہ بیماری کے پھیلنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ اللہ کیسی تاکید ہے اور کیسا کڑا حکم ہے کہ ہرگز ہرگز مت رکو جہاں سے

اس ناپاک کو مار ڈالو اور دنیا کو اس سے پاک و صاف کرو۔ سبحان اللہ! آپ کی کیسی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک مومن کے لئے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کیسی ایک خوشی دل میں محسوس ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ وہ بات جو آج سے تیرہ سو برس پہلے آپ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیان فرمائی وہی آج بڑی بڑی تحقیقاتوں کے بعد ضروری اور لابدی ظاہر کی جاتی ہے وہ حکمت جو تمام علماء ملکر نکال رہے ہیں پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں درج ہوتی ہے اس سے بڑھ کر بین دلیل کسی کی سچائی کی کیا ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ واضح صداقت کس مذہب میں مل سکتی ہے؟ ان خصوصیات کا مورد صرف اسلام ہی ہے جن سے تمام مذاہب باطلہ عاری ہیں اور اس بات کی ہمیں خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسے مذہب کے لئے چن لیا۔ جو واقعی طور پر حقیقی علوم کا مجموعہ اور حکمتوں سے بھرپور خزانہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین

الراقم سید از قادیان

بدر خواتین

کیا ہوا ہاتھ میں گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

زیور

ہندوستان کی عورتوں کو زیور کا اس قدر وحشیانہ شوق ہے کہ محققانِ باتمیز نے ہندوستان کے افلاس کا اسے ایک بہت بڑا سبب ظاہر کیا ہے میں اس کی تائید میں کچھ لکھنا چاہتی ہوں لیکن اس سے پہلے ہندوستان کی بہنوں پر یہ بات جتانی مناسب ہے کہ زیور پہننا شائستگی اور تہذیب سے بہت دور ہے خصوصاً ایسا زیور جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں پہنا جاتا ہے۔ رسم و رواج ہم لوگوں پر اس قدر غالب ہے کہ اس کی موٹی سے موٹی خرابی بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم رسم و رواج سے قطع نظر کریں تو ہمیں صاف معلوم ہونے لگیگا کہ اپنے جسم کو چھیدنا ناک اور کان میں سوراخ کرنے ہاتھ اور پاؤں اور گلے میں وزن لادے پھرنا کون سی انسانیت اور معقولیت ہے۔

صحرائے افریقہ میں بعض قومیں ایسی وحشیانہ ہیں کہ مہذب دنیا کے سیاح جب اُدھر جاتے ہیں تو رنگین شیشوں کے ٹکڑے ان کے لئے تحفۃً لے جاتے ہیں ان ٹکڑوں کو وہ لوگ بڑے شوق سے ان کے ہاتھوں سے چھین لیتے ہیں اور اپنے کان یا ناک یا کسی اور حصہ جسم میں چھید کرکے ڈال لیتے ہیں اس احسان کے عوض میں سیاحوں کی بہت خدمت کرتے ہیں اور چونکہ طلائی کانیں اس طرف بکثرت ہیں اس کے معاوضہ میں ان کو سونا چاندی لاکر مالا مال کر دیتے ہیں اسی طرح امریکہ کے وحوش اپنے جسموں کو مختلف رنگوں سے رنگتے ہیں اور سروں پر پر وغیرہ لگائے پھرتے ہیں ایسے ہی جانئے دیکھئے۔ شہر کی تمیز دار عورتیں گاؤں والیوں کے بھاری زیورات پر نام دھرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ گنواریاں اتنا بھاری زیور پہنتی ہیں کہ اپنے کان ناک کاٹ لیتی ہیں لیکن اگر ان کے نزدیک یہ گنواریاں قابل اعتراض ہیں تو اس اعتراض سے وہ خود کیونکر الگ ہو سکتی ہیں فرق تو صرف اتنا ہی ہے کہ ان کا زیور ذرا بھاری ہوتا ہے اور ان کا ہلکا۔ گاؤں کی عورتیں بہ نسبت شہری عورتوں کے سخت مضبوط اور قوی بھی تو زیادہ ہوتی ہیں جس بات کو وہ بخوبی ہنسی خوشی برداشت کر لیتی ہیں۔ شہری عورتیں اس کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتی ہیں۔ لیکن مہذب اور شائستہ عورتوں کی نگاہ میں ہندوستانی عورتیں کتنی زیادہ قابل اعتراض ہیں جتنی کہ ان کے نزدیک گنواریاں۔ اس لئے کہ وہ اپنے جسم میں کئی سوراخ کرتی ہیں جو صریح ایک ناشائستگی اور وحشت کی علامت ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں کسی قوم کی عورتوں کو زیور کا اتنا عشق نہیں ہو جتنا کہ ہندوستانی عورتوں کو ہے۔ ان کا عشق تو جنون کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ جان ایمان اور دنیا کی ہر ایک شئے کی محبت سے زیور کی محبت ان کو زیادہ ہوتی ہے۔ اور اب تو یہ بطور نمود اور اظہار تمول اور خوش حالی کے لئے زیادہ تر اور زیب و زینت کی نظر سے کمتر پہنا جاتا ہے۔ لیکن اس کا رواج غالباً اس طرح ترقی کر گیا ہے کہ زمانہ جہالت میں جبکہ نہ بنک گھر تھے نہ ڈاکخانہ میں روپیہ حفاظت کے لئے جمع ہو سکتا تھا نہ اصول تجارت سے لوگ واقف تھے نہ روپے سے فائدہ اُٹھانے کی صورت لوگوں کو کوئی معلوم تھی نہ کفایت شعاری کے فائدوں سے لوگ آشنا تھے اسلئے عموماً لوگوں کا ایسا خیال تھا کہ نقد روپیہ خرچ ہو جاتا ہے اس کے پس انداز اور اندوختہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہو کہ کوئی زیور بنوا لیا جاوے یہ رواج بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھ گیا کہ اب تو نمود و نمائش جہالت اور بے عقلی کا خاصہ ہو گیا پہلے تو عورتیں زیورات زیب اور آرائش کے لئے پہنتی تھیں۔ لیکن بے علم ہونے کی وجہ سے چونکہ بے عقل بھی تھیں اس لئے نمود کا مادہ بڑھ گیا اور زیور کو بیک کرشمہ دو کار سمجھنے لگیں۔ روپیہ کا روپیہ ہوا جو آسانی سے خرچ نہیں ہو سکتا۔ زینت زیبائش جدا ہو گئی اور لوگوں کو اپنی آسودگی جتانے کا عمدہ ذریعہ ہاتھ لگا۔ غرض یہی اسباب جمع ہو گئے۔ جنہوں نے ہند کی عورتوں کی نظروں میں زیور کو ایسا عزیز بنا دیا اور اس کے پہننے کی کافی گنجائش نکالنے کے لئے انہوں نے اپنے جسم میں سوراخ کرنے شروع کر دیئے یہ محبت صاف ظاہر ہے کہ زیور پہننے کی خوشی میں اس تکلیف کی وہ بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ جو ان کے کان اور ناک چھیدنے میں ان کو پہنچتی ہے لیکن اگر زیور کے سوائے ان کو کوئی اس قدر روپیہ دیکر یہ کہے کہ وہ اپنے جسم میں کسی اور جگہ ایک چھوٹا سا چھید کر لینے دیں تو شاید کوئی عورت بھی اس پر خوشی سے راضی نہ ہو گی۔ حالانکہ زیور پہننے کی خوشی میں وہ آگے رہ کر بعض حالتوں میں اپنے ہاتھ سے کان ناک چھید لیتی ہیں اور تمام عمر یہ تکلیف سہا کرتی ہیں کبھی ان کے کان پک جاتے ہیں کبھی درد ہوتا ہے۔ پیپ جاری ہو جاتی ہے کبھی سوراخ بڑھتے بڑھتے اس حصہ کو بالکل کاٹ دیتے ہیں اور ان کے چہرہ کو بدنما کر دیتے ہیں زیور کا پہننا ان کے لئے ایک مصیبت ہوتا ہے لیکن وہ سب کچھ برداشت کرتی ہیں۔

اب بات پر مہذب قومیں کتنا سخت اعتراض ان پر کرتی ہیں اور انہیں نیم وحشی اور غیر شائستہ بتاتی ہیں اور ان کا اعتراض ہے بھی درست۔ ہندوستان کی تعلیم یافتہ اور اعلےٰ سوسائٹی کی بہنوں کو جنہیں میموں اور یورپین لیڈیوں سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے انہوں نے دیکھا ہو گا کہ ان کے زیور کتنے سبک۔ نازک اور خوبصورت اور مختصر ہوتے ہیں اور زیور پہننے سے ان کا مقصد صرف زیبائش ہوتا ہے۔ نہ کہ کچھ اور۔ نہ ان کے ناک کان چھدے ہوتے ہیں نہ وہ بھاری بھاری گہنوں سے لدی ہوئی ہوتی ہیں اور ان ہندوستانی لیڈیوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپین عورتیں ہندوستانیوں کے ان زیورات پر دل سے نفرت اور حقارت کرتی ہیں۔

ہندوستان کی عورتوں کو زیور کی اس قدر ہوس ہوتی ہے کہ اگر انہیں خود میسر نہیں ہوتا تو شادی بیاہ میں وہ زیور کو مانگ کر پہن جاتی ہیں اگر کسی طرح یہ بات ظاہر ہو جاتی ہو گی اور ممکن نہیں کہ نہ کھلتی ہو تو ان کو اس جھوٹی شیخی اور نمائش پر ہم چشموں میں شرم تو نہ آتی ہو گی لیکن یہ بات اس قدر عام اور معمول رواج کی طرح جاری ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل معیوب نہیں خیال کی جاتی اور کیوں معیوب سمجھی جاوے جبکہ سب عورتوں کی نظروں میں زیور کی یکساں عزت ہو سب عورتیں جانتی ہیں۔ کہ زیور ایسی ہی چیز ہے کہ اس کا مانگ کر بھی پہنا عیب نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایک دوسری کو معذور سمجھتی ہیں اور برا نہیں جانتیں۔ مگر میری پیاری بہنو۔ یاد رکھو۔ اصل اور حقیقی جواہرات اور سچے نگ اور گہنے علم ہے علم حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ آپ کا دل خود بخود بتا دیگا کہ اصل گہنا کون سا ہے۔ اپنا تو قول ہے۔

کیا ہوا ہاتھ میں گہنے کو جو پہنا بی بی
علم سیکھو کہ یہی دل کا ہے گہنا بی بی

اگر بہنوں نے میرے اس مضمون کو پسند کیا تو دوسرے جلسہ میں شمار اور اعداد کی رو سے زیور کے مالی اور جانی نقصان بیان کروں گی۔

آپ بہنوں کی خادمہ
فاطمہ بیگم

ایک غلطی کی تردید

۳۰ - دسمبر ۱۹۰۹ء کے بدر مین میرا ایک مضمون بعنوان نکتہ چینی چھپا ہے - اس مین یہ بات کہ صدر انجمن احمدیہ مین امیرالمومنین بحیثیت پریذیڈنٹ شامل ہین - مین نے بے خبری مین غلطی سے لکھدی ہے - آپ امام کی زندگی مین تو پریذیڈنٹ تھے - مگر جب سے خلیفۃ المسیح ہوئے ہین پھر پریذیڈنٹ نہین -

ہان آپ جیسا کہ مین نے اس مضمون مین بھی لکھا ہے - تمام قوم کے مسلّم امیر ہین اور صدر انجمن ہو یا کوئی اور انجمن یا گروہ احمدیہ ان کی کثرت رائے کے فیصلہ پر آپ ایسے ہی حاکم و مختار ہین اور ہمارے مطاع ہیں جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے اسی لئے مین نے لکھا تھا - کہ صدر انجمن احمدیہ کے خلاف اگر کوئی امر ہو - تو اسے حضرت المومنین مین پیش کر دیا جائے ان کا فیصلہ آخری سمجھا جاوے نظام وحدت کے قیام کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ ہماری رائین اور ہمارے ارادے اور ہماری تجاویز ہمارے فیصلے ایک امیر و امام کی ماتحت ہون - یہی میرا اور ہر احمدی کا ایمان ہے - کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم -

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ -

انتخاب الاخبار

سلطان المعظم کا وظیفہ قومی مجلس نے ۲۵ ہزار ترکی پونڈ ماہوار قرار دیا تھا مگر جلالتمآب نے اپنی جانب سے ... ۵ ہزار کی اور کمی فرما کر صرف ۲۰ ہزار پونڈ رہنے دیا لیکن اب تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ یہ رقم تخت عثمانی کے مصارف کے لئے بالکل ناکافی ہے اس واسطے حکومت کا ارادہ ہے کہ خلیفہ اعظم اور فرمانروائے سلطنت سنیہ عثمانیہ کا وظیفہ ان کی شان کے مطابق قرار دے -

یمن کی تازہ خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ وہان کے گورنر اور سپہ سالار اعظم دونون نے ترکی وزارت داخلیہ اور حربیہ کو اطلاع دی ہے کہ سید ادریسی ناقابل منظوری شرائط پر صلح چاہتا ہے - لہذا ہم نے جنگی تیاریان مکمل رکھی ہین تاکہ اگر سید اپنے مطالبات پر اصرار کرے تو اس کو بزور شمشیر مغلوب بنانے مین دیر نگ نہ ہو سکے -

سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے امسال سنہ ۱۹۱۰ء مین توسیع انہار کے لئے ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ منظور کیا ہے -

سیول سے ایک تار مظہر ہے کہ ایک باشندہ کوریا نے وزیر اعظم کوریا کے پیٹ مین تین مرتبہ خنجر بھونکا - حملہ آور گرفتار کیا گیا - وزیر اعظم کو ہسپتال لے گئے - لیکن اس کی حالت نازک ہے -

سوئٹرزلینڈ و بلجیم - تمام ہسپانیہ و پرتگال مین سخت سیلاب آئے ہسپانیہ مین سینکڑون مکانات بہ گئے - ضلع نیوچاٹل مین ¼ مکانات منہدم ہو گئے ہین - بہت سی جانین ضائع ہوئین - اپر ٹورین ایک ملین پونڈ کا تخمینہ کیا گیا ہے - جرمن سٹیمر سنٹرا تباہ ہو گیا -

پولیس رناسا نے سات آدمیون کو مسٹر جیکسن کے قتل کے جرم مین شرکت کے شبہ مین گرفتار کیا ہے اور کچھ آتشی اسلحہ و کارتوس بھی تلاشی سے برآمد ہوئے ہین -

مسئلہ کریٹ - مشہور ہے کہ انگلستان نے دولت عثمانیہ کو جزیرہ کریٹ کے بارہ مین عرصہ تک خاموش رہنے اور اس کی موجودہ حالت بدستور رہنے دینے کی ہدایت کی ہے - اس لئے اس سال ترکی پارلیمنٹ مین مسئلہ کریٹ پر بحث کرنے کی توقع نہین - یادداشت وول مین ترکی حقوق کی کامل حفاظت کا عہد لیا گیا ہے اور انگلستان ان حقوق کے قائم رہنے کا ضامن بنا ہے -

حضور امیر کابل کے لئے میلہ سونپور مین ۲۰ ہاتھی خریدے گئے غلام رسول ان کو کابل کو پیدل لئے جاتے ہین -

پٹھان کوٹ سے پالن پور کی طرح ایک سلسلہ موٹر کار - الور سے پلوان تک بھی بنائین گے - براہ فیروز پور جھرکہ -

شیعہ کانفرنس مین قرار پایا کہ آئندہ مردم شماری مین شیعہ مسلمانون کی آبادی علیحدہ دکھلائی جاوے -

لاہور مین لیڈیون کی زنانہ کانفرنس بھی کی گئی - جسکی پریذیڈنٹ مہارانی صاحبہ پرتاب گڈھ تھین -

انبالہ مین ڈپٹی کمشنر کے ہان جو گولہ بم کا پھٹا اس کے ٹکڑے بغرض امتحان کلکتہ کو روانہ کئے گئے ہین -

سنیچر کو قریب ۵ بجے شام شملہ مین ایک اور زلزلہ معلوم کیا گیا - فاصلہ ۰۰ ۵ میل پر یہ بھونچال آیا ہے -

کلکتہ مین خالص ہندی کاریگرون نے ایک اٹے کی کل تیار کی لاگت صرف ۵ ہزار روپیہ ہے -

نئی پنجاب لیجسلیٹو کونسل - توسیع شدہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبرون کی تفصیل درج ذیل ہے -

منتخب شدہ - سیٹھ آدم جی - مامون جی - خان بہادر خواجہ یوسف شاہ خواجہ احمد شاہ رائے بہادر لالہ شادی لال - مسٹر جیس کری -

نامزد شدہ - نواب بہرام خان صاحب سی - آئی - ای - مسٹر ایچ - پی برٹ سی - آئی - ای - لفٹنٹ کرنیل - ایس - ایچ - ایس - پی ڈیویز مسٹر اے - ایچ ڈایک سی - رودی او - مسٹر جے ایم - ڈی - سی - ایس - ای مسٹر ڈبلیو ایم فنلٹن - مسٹر جے سی گاڈ سے مسٹر ڈبلیو - بی گورڈن سی - آئی - ای رائے بہادر لالہ ہری چند - مسٹر اے - ایم - کیری - آئی - ای مسٹر ای - ڈی - میکلاگن سی - ایس - آئی خان صاحب سید مہدی شاہ مسٹر اے میریڈتھ ملک مبارز خان صاحب ٹوانہ خان بہادر - میان محمد شفیع سردار پرتاب سنگھ - سی - ایس - آئی - لالہ سلطان سنگھ

دہلوی سردار سندر سنگھ مجیٹھہ مسٹر ایچ - پی نوٹن -

جنازہ غائب

احباب شیخ محمد جان سکرٹری انجمن احمدیہ وزیر آباد کی اہلیہ کا پڑھ دین -

دورہ - شیخ غلام احمد صاحب ضلع منٹگمری - ملتان - لائل پور مین واسطے تبلیغ کے تشریف لے جاتے ہین - احباب ان کا خیر مقدم کرین اللہ تعالیٰ انہین کامیاب واپس لائے -

النشأة الثانیہ

اخبار زمیندار کو لائق ایڈیٹر منشی سراج الدین احمد صاحب وفات پا گئے - آپ میرے مہربان تھے اور ابتدائے اجرائے زمیندار سے میرے ان کے ساتھ تعلقات رہے - جنھین قابل تعریف طور پر نباہا - سلسلہ احمدیہ کے متعلق بھی آپ نے کبھی تکلیف دہ مخالفت نہین کی - زمینداروں کی بہبودی کے لئے تن - من - دھن سے کوشان رہے - جتنی بار مین نے ان سے ملاقات کی - آپ اپنی قوم کے متعلق ہی گفتگو فرماتے ان کی وفات پر زمیندار کے بند ہونے سے زمیندار قوم کا وکیل کوئی نہین تھا - مگر خدا تعالیٰ کی باریک در باریک حکمتین مسٹر ظفر علی خان بی - اے علیگ کو حیدر آباد دکن سے عجیب طور پر لائین - آپ نے اپنے معزز باپ کے کام کا بار گران اپنے سر پر اٹھا کر ... جانشین اور خلف الرشید کا خطاب لیا ہے - اللہ تعالیٰ ان کے کام مین برکت دے - زمینداروں کا فرض ہے کہ وہ اس اخبار کے قیام و ترقی و اشاعت مین پورے طور سے مدد دین - (اکمل)

گولو ولد داہب بخش اور عالم خان ولد جولو سکھر جیل خانہ کے دو قیدیون کو ایک آدمی کے مار ڈالنے پر پھانسی کی سزا دی گئی - دونون نے حضور وائسرائے سے اپیل کیا - وائسرائے نے قتل کا حکم منسوخ کر کے دونون کو اب حبس دوام کی سزا دی -

حاجیان کعبہ - اس مرتبہ بمبئی سے کل ۱۱۹۱۲ اشخاص ارادہ حج و زیارت جدہ روانہ ہوئے - مکہ معظمہ سے حجاج دکن کے سالار کا جو تار نظام گورنمنٹ کو موصول ہوا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ ہلال عید اضحیٰ دوشنبہ کو وہان نظر آیا - جس کے حساب سے پنجشنبہ کی بقرعید اور چہارشنبہ کا حج قرار دیا گیا -

ریلوے بورڈ نے سیالکوٹ سے امرتسر تک سوسیل کی مجوزہ لائن کے لئے پیمائش کی اجازت دی ہے - وہ نارووال - ڈیرہ نانک پسرور - راداس اور مجیٹھے سے ہو کر جاوے گی اور پیمائش کے بعد ۵ فیٹ ۶ انچ اور ۲ فیٹ ۶ انچ کی پٹڑیون کے تخمینے مرتب ہون گے -

جن صاحبان نے سالانہ بقایا قیمت بابت ۱۹۰۹ء ادا نہین فرمایا وہ مہربانی فرما کر جلد ادا کرین - منیجر

کشتۂ جریان (۴)

جریان - مقوی باہ - نزلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا - جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے دہات کا نکلنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی - غمگینی - خوف وغیرہ - نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدہ یا پھیپھڑے پر گرنا - زکام - ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں - مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد آنکھ کان دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جسمیں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاءاللہ بہت مفید بابرکت ثابت ہوگا جو صاحب چاہیں وہ ہم سے منگوا سکتے ہیں بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت کم بہت ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی تولہ ۱۲ / - محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر - عبدالرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان ضلع گورداسپور

اعلان (۲/۲۴)

لنگی پشاوری و کلاہ و ٹوپی و کشمیری دلوئی و عینک و میل و کرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاءاللہ فائدہ رہیگا - المشتہر - شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی - ڈگی یا ہنگی قیمت شرط ہے -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح (۱۱/۲۴)

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود ؑ نے بھی تصدیق فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے - علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے - قیمت ممیرا قسم اول ۵ دوم ۸ - المشتہر احمد نور - کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

قیمت سرمہ قسم اول ۶ - دوم ۸ - سوم عہ

ایک تسلی بخش ذریعہ (۱۲/۲۴)

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں انشاءاللہ حسب خواہش روانہ کیا جاویگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے -

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جسمیں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں - جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں - وہ ہم سے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر کے فائدہ اٹھاویں -

المشتہر - حکیم محمد دین - احمدی - دروازہ دلیہ سنگھ - گوجرانوالہ

پانچ روپے (۵ صہ) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا - آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں - میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے - جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری نا ممکن ہے - بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے - کہئیے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے - کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی - این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر پایا ہے - روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں تک کو دے یا فاسفورس تک پہنچا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی بیٹ ہو کر بے آب ہو جاویں - ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں - میڈیکل کالج کے لیکچراروں - معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود استیانانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۳۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے - بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے - چہرے میں تر و تازگی و آبداری حاصل ہوتی ہے - قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے - دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے - جسمانی کمزوری - لاغری - بیدلی اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے - حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے - اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے - باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) - روح حیات کے علاوہ ملک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی ہے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے - یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی - لاغری وغیرہ دور کر کے معزز طاقت بحال کرتا ہے - بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا مرد بناتا ہے - قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ) - یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر - پروپرائیٹر شفا خانہ عام - لاہور سے طلب کریں *

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیرہواں ۱۳

سورۂ یوسف

مورخہ ۱۱ - دسمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

وما ابرئ نفسی - یہ قول بھی اس عورت کا ہی ہے (حضرت مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ ان ربی غفور رحیم نبی کا قول ہو سکتا ہے نہ کہ مشرکہ عورت کا۔ اس صورت میں لم اخنہ بھی یوسف کا قول ہے۔ اپنے مالک کی عدم موجودگی میں اس کی عورت کی طرف بری خواہش نہیں کی۔

استخلصہ - اپنے خاص لوگوں میں اُسے رکھوں گا۔

قال اجعلنی - یوسف نے بادشاہ کے پاس رہنا بھی پسند نہ کیا وہ عہدہ دیتا تھا اس کا انکار بھی نامناسب تھا۔ الگ رہنا بھی ٹھیک نہ تھا اس لئے خزائن الارض پر قبضہ کیا - افسر مال بن گئے - سب محتاج ہو گئے - کوئی مخالفت نہ کر سکا۔

خزائن الارض - محاصل زمین۔

محسنین - خدا نے بھی یوسف کو محسن کہا - قید کے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا

مورخہ ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

لعلہم یعرفونہا - تاکہ وہ اسے پسند کریں۔

الا حاجۃ - مطلب یہ تھا کہ یوسف کو اپنے بھائی سے الگ ملنے کا موقعہ مل جاوے یہی حکمت تھی - ابواب متفرقہ سے بھجوانے کی۔

مورخہ ۱۶ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

جعل السقایۃ - امراء کے پاس ہر کام کے لئے نوکر ہوتے ہیں - پانی پی کر جو برتن رکھ دیا - تو نوکر اٹھانا بھول گیا - اسباب غلطی سے بندھ گیا۔

اذن موذن - خیال کیا شاہی مہمان ہیں ان کی بے عزتی نہ ہو - آپس میں فیصلہ کرنا چاہا۔

قبل وعاء اخیہ - یوسف کے بھائی کے نکلنے سے پہلے دوسروں کی تلاشی شروع کی یہ اس لئے کہ اس ملازم نے دیکھا کہ بنیامین زیادہ قرب والا ہے - اس لئے اس کا سامان اول نہ کھولا۔

کدنا لیوسف - یوسف کے فائدے کی تدبیر ہم نے کی تھی تاکہ اپنے بھائی کے ذریعے اپنے باپ کا علم حاصل کرے۔

مورخہ ۱۸ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع چہارم)

حتی یاذن لی ابی او یحکم اللّٰہ لی - اس موقعہ پر مجھے یہ نکتہ سوجھا ہے کہ اونہوں نے یہ نہیں کہا کہ اول خدا کا نام لیتے پھر باپ کا - پس معلوم ہوا کہ عامی آدمی کے الہامات نبی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسی واسطے اول باپ کا نام لیا۔

فصبر جمیل - صبر اچھی چیز ہے - میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ یوسف اور اس کا بھائی اور سب آ جاویں گے - دیکھو کتنا یقین ہے خدا کی ذات پر۔

وابیضت عیناہ - آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

کظیم - غم سے بھر گیا۔

حرضا - جسم یا عقل میں کسی حزن یا مرض کے سبب فساد آ جاوے - اس فساد کو حرض کہتے ہیں۔

فتحسسوا - التماس کرو - عرض کرو۔

مزجاۃ - وہ تھوڑا مال جو ہم کو چلا کر یہاں لے آیا ہے۔

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴ و رکوع ۵)

من یتق ویصبر - یہ محسن کی تفصیل فرمائی ہے - حضرت یوسفؑ نے یہ قاعدہ کلیہ بتا دیا ہے - صبر دو قسم ہے - ایک عن - مثلاً صبر عن الغضب - یعنی انسان غضب طمع - حرص سے اپنے آپ کو روکے۔

دوم - علی - مثلاً صبر علی الصلوٰۃ - یعنی جو نیکی کرتا ہے اس پر دوام کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کاموں پر مضبوط رہے۔

تقوےٰ کے معنے ہیں ایمان اللہ پر - ملائکہ پر - انبیاء پر - کتب پر - اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے - مسکین و یتیم و اقارب کی خبرگیری کرے - رنج و راحت عسر و یسر میں صابر رہے۔

لا تثریب علیکم الیوم - حضرت یوسف کے سبب ساتھ ان کے سبب ان کے باپ کے ساتھ ان کے بھائی کے ساتھ ان لوگوں نے کیسی کیسی بدی کی - مگر آپ نے کہدیا - لا تثریب علیکم - یعنے میں تمہیں کبھی ملامت نہ کروں گا - نہ کبھی عار دلاؤنگا۔

یغفر اللہ لکم - دیکھئے - حضرت یوسف نے تو یغفر اللہ کہدیا - مگر حضرت یعقوب نے سوف فرمایا - یہ اس لئے کہ یعقوب کی معرفت بڑھی ہوئی تھی - آنکہ عارف تر است ترسان تر - نبی اس وقت دعا مانگتا ہے - جب مغفرت کے لئے مامور ہو - عمائد مکہ کو بھی لا تثریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - مگر یغفر اللہ نہ کہا۔

(اذہبوا بقمیصی ھذا - حضرت یوسفؑ کے تمام کام قمیص ہی سے متعلق ہے باپ کے

پاس بھی بھائی قمیص ہی پُرخون کرکے لے گئے تھے۔ کہ بھیڑیا کھا گیا۔ پھر مصر میں بھی جب ایک عورت نے اتہام لگایا تو قمیص ہی سے بریت ہوئی۔ اب جب ان کی خوش حالی کا وقت آیا۔ تو اب بھی قمیص ہی بھیجا۔ یہ ایک مناسبت ہوتی ہے باریک بین لوگ اس قسم کی باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

علے وجہ ابی۔ میرے باپ کے آگے رکھ دو۔

یأت بصیراً۔ وہ یقین کرے گا۔

لاجد ریح یوسف۔ فلسفی طبع لوگ اس کے معنے کرتے ہیں کہ یعقوبؑ نے کہا۔ میں یوسف کی حکومت کے آثار پاتا ہوں۔ صوفیا نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے بعض حواس میں غیرمعمولی ترقی بخشدیتا ہے یہ لوگ زیادہ تجربہ کار اور اس کوچے کے واقف ہیں۔ انہی کی بات ماننی چاہیئے۔

لولا ان تفندون۔ تفنید ملامت کرنا۔ احمق بنانا۔ خطاکار بنانا۔ گنہگار ٹھہرانا۔ آپنے ڈرایا کہ ایسا نہ ہو میری تکذیب کرکے گنہگار ہو جاؤ۔

انی اعلم۔ وقوعہ کے بعد کہا جب یقین ہو گیا۔

ادخلو امصر۔ اس سے ثابت ہے کہ استقبال کے لئے شہر سے باہر آئے تھے یہ بھی ایک ادب ہے۔

خروالہ سجدًا۔ میرا تو یہی اعتقاد ہے کہ یہ سجدہ خدا کے شکر کا تہا۔

اذا خرجنی من السجن۔ یہاں کنوئیں سے نکالنے کا ذکر نہیں کیا تاکہ بھائیوں کا دل نہ دُکھے۔ ان سے وعدہ لا تثریب کر چکے تھے۔

توفنی مسلماً۔ چونکہ حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد سے عہد لیا تہا۔ کہ لا تموتن الّا وانتم مسلمون۔ اس کی ماتحت حضرت یوسفؑ نے یہ دُعا مانگی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ توفی اور موت کے ایک ہی معنے ہیں۔

انباء۔ نباء کہتے ہیں عظیم الشان بات کی خبر۔

الغیب۔ یعنی یہ ایک پیشگوئی ہے۔

مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

(سورۂ یوسف رکوع نمبر ۶)

جناب یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ چھوٹے بچے کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ انبیاء علیہم السلام کسی کی حقارت بھی کرتے ہیں تو نام نہیں لیتے۔ دیکھو حضرت یوسفؑ کی حقارت کرنے والوں نے کتنے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کی طرف جھکتا ہے اللہ تعالیٰ کو پسند آتا ہے چاہے وہ چھوٹا بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

اسی ضمن میں مکہ والوں کو بتایا کہ تم نبی کریمؐ کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مبعوث ہونے کی حیثیت سے بچہ ہی تھے مگر ایک اولوالعزم خاتم کمالات رسالت تھے بعض وقت سخت لفظوں کا بُرا خمیازہ اُٹھانا پڑتا ہے۔ وانا لہ لحافظون وغیرہ الفاظ کہہ کر کیا نتیجہ اُٹھایا۔

وما یؤمن اکثرھم باللہ۔ بہت لوگ بات ماننے کے لئے طیار ہوتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو انکار کرتے ہیں۔

الساعۃ۔ ساعۃ کے معنے صرف قیامت ہی نہیں۔

افلا تعقلون۔ تم لوگ کیوں نہیں اپنے آپ کو روکتے۔

حتّیٰ اذا استایئس الرسل۔ یہاں تک کہ جب رسول نا اُمید ہو جاتے ہیں (کس سے؟ خدا سے نہیں کیونکہ قرآن شریف میں تو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یاس کرنے والا تو کافر ہوتا ہے۔ ولا تایئسو من روح اللّٰہ) اسبات سے کہ ہماری قوم ہم کو مانے اور وہ جو ان کے مخالف ہیں۔ گمان کر بیٹھے ہیں کہ ہم سے جھوٹے وعدے کئے گئے تو اس وقت ہماری مدد پہونچتی ہے۔

وتفصیل کل شئی۔ ہم نے تو سب بیان کھول دیا ہے۔

یہاں سورۂ یوسفؑ کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۂ رَعد

مورخہ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۷)

اللہ تعالیٰ فطری مسائل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ بالخصوص دو مسائل کی طرف۔ (۱) محسن کی شکرگزاری (۲) اپنے سے بڑے علم والے طاقت والے کی طرف جھکنا (۳) جو دلائل سے نہ مانے اس کو سختی سے منوایا جاتا ہے۔ (۴) جو اس پر بھی نہ مانے اُسے ہلاک کیا جاتا ہے۔

المرٓا۔ انا اللّٰہ اعلم و اریٰ۔

الکتٰب۔ کامل۔ جامع۔ محفوظ۔

الحق۔ حکمت سے بھری ہوئی۔

رفع السمٰوات۔ پہلے ربوبیت کا ذکر کیا ہے۔

علی العرش۔ تخت حکومت پر۔

یدبر الامر۔ نبی کو بھیجتا اور اس کے متعلق فیصلہ کرتا۔

مدّ الارض۔ زمین کو وسیع بنایا۔

جعل فیہا زوجین اثنین۔ نباتات میں نر و مادہ ہے اس کی عمدہ نظیر عرب میں کھجور ہے نر کے پھول کو مادہ پر ڈالتے ہیں۔ نر نباتات سے نر کی کمزوری کا علاج کرتے ہیں اور مادہ نباتات سے مادہ کا علاج۔ یہ طب کا اصول ہے۔ لوہا بڑی اعلیٰ دھات ہے۔ نر لوہا مرد کے لئے اور مادہ لوہا مادہ کے واسطے مفید ہے۔

ولکل قوم ھاد۔ اِس سے ثابت ہے۔ کہ قرآن شریف تمام جہان کے لئے اور اسلام یونیورسل رلیجن ہے۔

مورخہ ۲۲- دسمبر ۱۹۰۹ء

(سورہ رعد - رکوع نمبر ۸)

اللہ یعلم - اب قدرت کے بعد اپنے علم کا ذکر فرماتا ہے۔

ما تحمل کل انثیٰ - شقی پیدا ہونگے یا سعید - کفار کو اشارہ کیا ہے کہ تم کو اولاد کی فکر لگی ہے - تم کو کیا خبر کہ کیسے پیدا ہونگے - ایک وقت آئیگا کہ یہ سب مسلمان ہو جاوینگے۔

تغیض الارحام - غیض - جذب کرنا - گھٹ جانا - کس حصہ کو رحم پھینکدیتا ہے۔

وکل شئ عندہٗ بمقدار - اس میں بتایا ہے کہ اب تمہارے کفر کا زمانہ ختم ہوا جاتا ہے

مستخف بالیل - جو ظاہر ہے - خفا کا جس میں ازالہ ہو - قرآن مجید میں دوسرے مقام پر فرمایا - ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیھا۔

سارب - جو مخفی رکھتا ہے - کیونکہ سرب زمین میں سرنگ لگانے کو کہتے ہیں۔

لہٗ - اس رسول کے لئے۔

مُعقبٰت - ہر ایک انسان کے لئے فرشتے ہیں - جو صبح کو آتے ہیں اور عصر کو چلے جاتے ہیں اور عصر کو آتے ہیں صبح کو چلے جاتے ہیں - سورہ کہف میں دائیں بائیں کا ذکر ہے - یہاں آگے پیچھے کا کر دیا ہے۔

یریکم البرق خوفاً وطمعاً - پیشگوئی کہ تم پر بجلی گریگی - طمعاً سے یہ مطلب بھی ہے کہ برق سے جراثیم وبا مر جاتے ہیں۔

خیفتہ - جب آسمان پر وحی ہوتی ہے - تو فرشتے ڈر کر گر جاتے ہیں۔

الصواعق - بڑے بڑے عذاب۔

شدید المحال - محال - عذاب دینا۔

مورخہ ۲۳- دسمبر ۱۹۰۹ء

(الرعد - رکوع ۹)

والذین صبروا - نیکی پر صبر تو اس پر دوام ہے اور بدیوں پر صبر کہ ان سے بچا لے۔

والذین یصلون ما امر اللہ بہٖ - جن لوگوں کے ساتھ خدا نے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے فوراً مل جاتے ہیں۔

جب اللہ اکبر کی آواز کان میں آتی ہے اوس وقت کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جس کا جوڑ میں خدا کے مقابلہ میں ٹھہراؤں - کوئی پیاری سے پیاری چیز بھی مجھ کو اللہ اکبر سے نہیں ہٹا سکتی یعنے کوئی اللہ کے جوڑ کا نظر نہیں آتا - اگر کوئی شخص ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری شریعت پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو ہم کو چاہیئے - کہ کسی رشتہ دار تک کی پروا نہ کریں خوب اس کا مقابلہ کریں - اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کرام - تابعین تبع تابعین - ائمہ حدیث ائمہ تصوف ائمہ فقہ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی تعلق ہونا چاہیئے - علی ابن مدینی نے اسماء الرجال ایک کتاب لکھی ہے - اس کے باپ نہایت عابد زاہد تھے صاف لکھدیا کہ میرے باپ علم حدیث میں ہرگز قابل سند نہیں - لوگوں نے کہا کہ تم نے باپ کا خیال نہ کیا - فرمایا کہ مجھ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصل باپ کے وصل سے زیادہ عزیز ہے - ان ائمہ کے بعد ماں باپ اور ان کی رشتہ دار - بیوی اور اس کے رشتہ دار یہ سب اس قابل ہیں کہ ان کا بہت لحاظ رکھے - ان سے تعلق بڑھائے لیکن اللہ اور اوس کے رسول کے مقابلہ میں یہ سب ہیچ ہیں - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس درخت سے تم سایہ کا فائدہ اٹھاتے ہو اوس کے نیچے پاخانہ نہ پھرو۔

ویخافون سوء الحساب - اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں حساب کے وقت بدیاں نہ بڑھ جاویں

اولٰئک لھم اللعنۃ - لعنت اللہ کی رحمت سے دوری ہے - جب اس سے دوری ہوتی ہے تو مکھوں سے بھی دوری ہو جاتی ہے۔

متاع - تھوڑی چیز اور وہ بھی جانے والی۔

مورخہ ۲۵- دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۰)

ایۃ - وہ ہلاکت کا نشان مانگتے تھے۔

اٰمنوا - اس کے ساتھ عملوا الصلحٰت کا ذکر فرمایا - کیونکہ کامل ایمان وہی ہے - جس کے ثمرات اعمال صالحہ کی صورت میں ظاہر ہوں۔

ذکر اللہ - اللہ کو یاد کرنا - یہ تین موقعہ پر ہے - (۱) باساء جب بھوک ہو اور افلاس (۲) ضراء جب بیماری ہو - بیماریاں کئی قسم کی ہوتی ہیں - ظاہری جیسے خارش - جذام - جنون باطنی - جیسے نامرد - سرعت انزال - (۳) حین الباس - جب مقدمہ ہو پھر اس کے بالمقابل (۱) غنا) آسائش - فارغ البالی وسعت (۲) تندرستی جوانی (۳) حین الامن جب کوئی مصیبت نہ ہو - یہ چھ حالتیں انسان کی ہیں۔

ان حالتوں میں اللہ یاد رہے یعنی تنگی کے وقت معصیت نہ کر بیٹھے - نافرمانی سے اپنے تئیں بچاوے اور فراخی کے وقت شکر کرے - صوفیوں میں ایک بحث ہے کہ غنی شاکر اچھا یا فقیر صابر - حضرت سید عبد القادر جیلانی کے بھی یہ بحث پیش ہوئی - تو اونہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک فقیر شاکر اچھا ہے۔

اس سے اوپر ایک درجہ ہے اس میں صحت - غریبی - غنا کی کچھ پروا نہیں ہوتی - بلکہ اس درجے والا ہر حالت میں اللہ کا شکر اور اس کی رضا پر شرح صدر سے راضی ہوتا ہے

سیرت بہ الجبال - اڑا دئے گئے یا چلائے گئے پہاڑ۔

قطعت بہ الارض - زمین دور تک قطع کر دی جائے۔

لو کا جواب مذکور نہیں اس لئے جزا کی نسبت اختلاف ہے دو جواب اس کے بتاتے ہیں۔

قرانا سے مراد کوئی کلام الٰہی ہے - پس فرماتا ہے کہ اگر کسی کلام الٰہی میں یہ بات ہے کہ اس سے پہاڑ چلائے جائیں - زمین قطع ہو - مردے بولیں - تو ہم اس قرآن میں ہی دکھا دینگے۔

دوم - یہ کہ اگر قرآن سے ہم ایسا ہی کر دیں - تو وہ یہی قرآن ہے - میری سمجھ میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن تمہارے تمام جبال یعنے امراد کو اڑا دیگا اور تمام زمین میں پھیل جاویگا - اور مردہ دل کفار زندہ مومن بن جاوینگے۔

بل للہ الامر جمیعاً - بلکہ سن رکھو کہ تمام ملک میں اسلامی حکومت ہو جاویگی۔

یایئس - کے معنے یتبین کے ہیں یعنی کیا نہیں جانا - دو شعر بڑی جستجو سے ملے ہیں

الم تیئسوا انی ابن نادم۔

مجھے شعب میں قید کرنے لگے - تو میں نے کہا کہ تم کو علم نہیں اسبات کا کہ میں کون ہوں۔

ایک امراء القیس کا شعر مجھے ملا۔ جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔

فلو انہا نفس تموت سریعۃ ۔ ولکنہا نفس تقطع انفسا۔

اس کے معنے مین بعض لوگون نے دہوکہ کہایا ہے۔ بلکہ ایک کافر نے ٹھٹھا اُڑایا ہے چنانچہ وہ القارعہ ما القارعۃ کے معنے لکہتا ہے۔ کہ ٹھوکنے والی تو کیا جانتا ہے ٹھوکنے والی عربی زبان مین چھوٹے لشکرون کو قارعہ کہتے ہین۔ قارعہ کے معنے ہین کتیبہ و سریۃ۔ وہ دستہ فوج جو دشمن کی سرکوبی کے لئے بھیجا جاوے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ پہلے ہم چھوٹے چھوٹے دستے سرکوبی کے لئے بھجوائین گے۔ یہان تک (یہ آوٗ کے معنے ہین) کہ تو ان کے دار (مکہ) مین فتحیاب داخل ہوگا۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آپ مکہ کہان نازل ہونگے تو آپنے فرمایا کہ خیف بنی کنانہ۔ جہان کہ قطع تعلقات کا کفار نے مشورہ کیا تہا آجکل اس کا نام معبدہ رکہا ہوا ہے۔

یاتی وعد اللہ۔ یعنی للہ الامر جمیعا کا وقت (جب اس علاقہ مین اسلامی حکومت ہو جاوے) آجاوے گا۔ یہ لولا انزل علیہ آیۃ: کا جواب دیا ہے۔ کہ نشان جس طرح کا تم نے ہو وہ بھی دکہا دیا جاوے گا۔

مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۱)

خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو رنگ برنگ بنایا ہے۔ ہم اس وقت جس قدر اشخاص موجود ہین۔ دیکھو سب کی خواہشین اور غرضین الگ الگ ہین۔ عمر کے اعتبار سے تدبیرین سب کی جُدا جُدا ہین۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ساری دنیا ایک ہی رنگ مین رنگین ہو جاوے ہرگز ساری دنیا ایک رنگ مین رنگین نہین ہو سکتی۔ یہ بات غلط ہے کہ ساری دنیا ایک حالت مین ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ کے رسُول جب آتے ہین تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمیافتہ ہوتے ہین اور گویا خدا کے حضور سے نبوت کی ڈگری لیکر اصلاح کے لئے آتے ہین۔ اسلئے لوگون کی عقلین اور رسوم اور حالتین سب ان کو اپنی اصلی حالت مین ناقص ہی نظر آتی ہین لوگ جب دیکھتے ہین کہ یہ سب کے نقص بتاتا ہے تو وہ تحقیر کرتے ہین اور وہ تحقیر مخالفون نے چار طور پر کی ہے۔ (۱) ادنےٰ عقل والون نے کہا۔ یخرجکم من ارضکم (۲) ان سے بڑہکر عقل والون نے کہا۔ یرید ان یتفضل علیکم۔ صرف بڑائی چاہتا ہے (۳) ان سے بڑھ کر عقلمندون نے کہا اسے جنون ہے (۴) بعض نے کہا کہ اس کو خواب آتے ہین۔ بلی کو چھیچھڑے ہی نظر آتے ہین۔ اضغاث احلام۔

استھزئ۔ استہزاء ھزو سے نکلا ہے۔ ھزو کسی چیز کو ہلکا سمجھنا۔ خفیف گروانا۔

املیت۔ ڈھیل دی۔ مہلت۔

عقاب۔ بدکاری کے بعد اس کا نتیجہ۔

سمّوھم۔ کسی کا نام تو لو۔

بما لا یعلم فی الارض۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا بے خبر ہے اور ان بُتون کے ذریعے اس کو خبر دیجاوے

بظاھر۔ اس کے معنے مین اختلاف ہے۔ صحابہ نے اس کے معنے کئے ہین باطل ملمع سازی کی باتین۔ متاخرین نے معنے کئے ہین جو بات مدلل نہ ہو۔

لھم عذاب فی الحیٰوۃ الدنیا۔ کفار نے صلح حدیبیہ مین ایسی شرائط کی تھین جن مین ان کی عزت ہی عزت تھی۔ مگر خدا نے وہی شرائط ذلت کا موجب بنادین۔

غرض ہر ایک بدعمل۔ ہر ایک متکبر یہ ہر ایک جھوٹا اسی دنیا مین ذلیل اور بے اعتبار ہوتا ہے بدمعاملہ کرتا ہے۔ اولاد کے لئے مال چھوڑنے کے لئے مگر وہ اولاد بھی نہین رہتی ابوجہل کو اپنے معزز و مکرم ہونے پر گھمنڈ تہا۔ خدا نے اسے دو کاشتکار لڑکون کے ہاتھ سے مروایا۔

مالھم من اللہ من واق۔ اس مین اشارہ ہے کہ بُت کیا بچا ئینگے۔ ان کو اپنی ہی خبر نہین

مثل الجنۃ۔ اسے صفت الجنۃ۔

اٰتینٰھم الکتاب۔ اپنی کتاب کا فہم بخشا ہے۔

افمن ھو قائم۔ وہ ذات پاک جو ہر ایک چیز کے پاس نگران موجود ہے اور ہر ایک چیز کو دیکھتی ہے یعنے خدا۔

جعلوا للہ شرکاء باوجود اس کے کہ دونون برابر نہین ہو سکتے۔ پھر بھی لوگون نے اللہ کی سی امیدین دوسرون کے ساتھہ لگا رکھی ہین۔

مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

بعض لوگ اس خیال کے تھے کہ دنیا سے تعلقات نہین چاہیئے۔ تعلق محض حضرت سبحانہ سے چاہیئے۔ ایسے لوگ اس زمانہ مین بھی پائے جاتے ہین جن کو سادہو۔ اداسی وغیرہ کہتے ہین ان کے جواب مین یہ آیات فرمائی ہے۔ کیونکہ اسلام جامع کمالات مذاہب مختلفہ ہے۔ اس نکتہ کو نہ سمجھ کر ہر فرقہ نے اپنے اپنے مذاق کے رو سے اس پر اعتراض کرنے مین غلطی کہائی ہے اگر بیابانون مین رہنے والون نے ازدواج اور ذریت کو برُا منایا تو دنیا دارون کو یہ اعتراض تہا کہ ذکر و شغل کے لئے اتنا وقت کیون ہو۔ اسی طرح صحابہ کرام جہاد کے متعلق تلوار و تیر کو درست کرتے رہتے۔ جس کو بعض فقراء جو مرغے کا ذبح کرنا بہی نہین دیکھ سکتے) دیکھ کر حیران رہ جاوین۔ اسلام نے ایک درمیانی راہ اختیار کی۔ اور سب باتون کو لے کر ان مین اصلاح فرمادی۔

ارسلنا رسلاً۔ جواب یون دیا ہے کہ سب انبیاء کی بیبیان اور اولاد تھی۔ اس نبی مین نئی بات نہین۔ کوئی شخص جب تک گھربار والا نہ ہو تمام کمالات انسانیہ کا مظہر نہین ہو سکتا اور نہ تمام خلقت کے لئے نمونہ بن سکتا ہے۔ پس ضرور تہا کہ راستبازون کی جماعت بیوی بچون والی ہوتی۔ جن لوگون نے تقدس و تطہر کے لئے نکاح سے علیحدگی لازم ٹھرائی۔ آخر سخت سے سخت بدکاریون مین گرفتار ہوئے۔ ہان یہ صحیح ہے کہ بیوی بچون مین اتنا انہماک کہ خدا کو بھول جاوے ناجائز ہے۔

وما کان لرسول۔ ہر شخص کو نشان دکہانا ضروری نہین۔ بعض تو بیعت ہی اس معیار پر کرتے ہین کہ بیعت کے بعد آسائش ہو جاوے اور ہر ایک مراد پوری ہو جائے۔ جو ذرا بہی خلاف مرضی ہُوا۔ تو بس کہہ دینگے دیکھ لیا۔ فان اصابہ خیر اطمئن بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علےٰ وجھہ۔ خسر الدنیا والاٰخرۃ۔

لکل اجل کتاب۔ ہر وقت کے لئے ایک قانون ہے اسی کے ماتحت سب مقاصد حاصل ہو سکتے ہین

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

تصحیح۔ صفحہ ۱۲۳۔ آخری سطر کا اول شعر [illegible] یون ہے۔ اول لم [illegible] دنیا [illegible] الخ [illegible]